ایمان کی حفاظت

شب قدر-1443 کے اجتماع کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔" **فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ

یعنی جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک بھیجتا ہے تو جب تک وہ دُرُود شریف بھیجتا رہتا ہے، فِرِشتے اُس کے لئے دُعائے رَحمت کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (مسند امام احمد، ۵/۳۲۴)

حدیث:(١٥٦٨٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بیان میں ہم **"ایمان کی حفاظت"** کے تعلق سے نصیحت و عبرت سے بھرپور واقعات و حکایات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

فرعون کی بیٹی کی خادمہ

منقول ہے: ایک عبادت گزار نیک خاتون کو فرعون کی بیٹی نے اپنی خادمہ کے طور پر رکھا، وہ نیک خاتون اپنی حیثیت کے مطابق دن رات اس کی خدمت کرتی رہتی، ایک دن وہ نیک عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی (Comb) کر رہی تھی کہ اس دوران اس خاتون کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی، اس نیک سیرت عورت کی زبان سے بے اختیار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کی آواز بلند ہوئی، فرعون کی غیر مسلم بیٹی نے

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

جب یہ آواز سُنی تو کہا: کیا تُو نے میرے باپ فرعون کی تعریف کی ہے؟ اس مؤمنہ نے جواباً کہا: نہیں! بلکہ میں نے تو اس اللہ پاک کی پاکی بیان کی ہے جو میرا، تیرے باپ فرعون کا اور تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ہے، عبادت کے لائق صرف وہی ''وَحْدَهٗ لَاشَرِیْك'' ذات ہے۔ اس مؤمنہ کی ایمان بھری گفتگو سُن کر فرعون کی بیٹی نے کہا: میں تمہارے بارے میں اپنے والد کو بتاؤں گی کہ تم اسے خدا نہیں مانتی۔ عورت نے کہا: بے شک بتادو۔

چنانچہ اس نے اپنے باپ فرعون کو اس عورت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا، یہ سُن کر اس نے نیک سیرت مؤمنہ کو اپنے پاس بُلایا اور کہا: ہم نے سُنا ہے کہ تُو ہمارے علاوہ کسی اور کو خدا مانتی ہے، تیری سلامتی اسی میں ہے کہ تُو اس نئے مذہب کو چھوڑ کر میری عبادت کر اور مجھے ہی خدا مان ورنہ تجھے درد ناک سزا دی جائے گی۔ عورت نے کہا: تجھے جو کرنا ہے کر لے، میں کبھی بھی کفر کی طرف نہیں آؤں گی۔ فرعون نے جب اس نیک سیرت عورت کی ایمان افروز گفتگو سُنی تو بہت غضب ناک ہوا اور تانبے کی دیگ میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا۔ جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس کے بچے کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا، کچھ ہی دیر میں بچے کی ہڈیاں تیل پر تیرنے لگیں۔ ظالم فرعون نے عورت سے کہا: کیا تُو مجھے خدا مانتی ہے؟ اس نے کہا: ہر گز نہیں، میرا خدا وہی ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ فرعون نے ایک ایک کر کے اس کے تمام بچوں کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا، لیکن اس ہمت، صبر اور شکر کرنے والی عورت نے اپنا ایمان نہ چھوڑا۔

فرعون نے جب دیکھا کہ وہ عورت کفر کی طرف آنے کو تیار نہیں ہے تو اس ظالم نے اپنے سپاہیوں (Guards) کو حکم دیا: اسے بھی اس کے بچوں کی طرح تیل میں ڈال دو! سپاہی جب اسے لے جانے لگے

تو فرعون نے کہا: اگر تمہاری کوئی آرزو ہو تو بتاؤ۔ کہا: ہاں! میری ایک خواہش ہے، اگر ہو سکے تو یہ کرنا کہ جب مجھے تیل کی اُبلتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا جائے اور میرا سارا گوشت جل جائے تو اس دیگ کو شہر کے دروازے پر بھجوا دینا وہاں میری ایک جھونپڑی ہے، دیگ اس میں رکھوا کر جھونپڑی گرا دینا تاکہ ہمارا گھر ہی ہمارے لئے قبرستان بن جائے۔ فرعون نے کہا: ٹھیک ہے، تمہاری اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے ذِمّے ہے۔ پھر اس جرأت والی، مؤمنہ کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا کچھ ہی دیر بعد اس کی ہڈیاں بھی تیل کی سطح پر تیرنے لگیں۔

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج، میں نے ایک بہترین خُوشبو سُونگھی تو پوچھا: اے جبریل (عَلَیْہِ السَّلَامُ)! یہ خوشبو کیسی؟ کہا: فرعون کی بیٹی کی خادمہ اور اس کے بچوں کی خوشبو ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل من لیسوا... الخ، جزء: ۱۴، ۱۰/۷، حدیث: ۳۷۸۳۴ ملتقطاً و ملخصاً)

(عیون الحکایات، حصہ دوم، ۱۴۱-۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ کیسا پکا ایمان تھا اس مؤمنہ، صبر و شکر کرنے والی عورت کا کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو ایک ایک کر کے شہید ہوتا دیکھا، لیکن پھر بھی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز نہ ہوا، بچوں سمیت خود اپنی جان دے دی لیکن ایمان کی دولت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ یقیناً جنہیں ایمان کی قدر معلوم ہوتی ہے وہ کسی بھی قیمت پر لمحہ بھر کے لئے ایمان نہیں چھوڑتے، انہیں دِین و ایمان کی خاطر سر کٹانے میں لذّت محسوس ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں جان دینا انہیں محبوب ہوتا ہے، ان کا ایمان اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ دُنیا کی

کوئی طاقت ان کے دل کو ایمان سے خالی نہیں کر سکتی۔ جبھی تو ان نیک سیرت لوگوں پر اللہ پاک کے اِنعام و اکرام کی بارشیں ہوتی ہیں، مرنے کے بعد بھی ان کی قبروں سے خوشبوئیں آتی ہیں۔ افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ایمان پر قائم رہنا بہت مشکل ہو چکا ہے، **بعض نادان بیرونِ ملک** (Overseas) جا کر مال و دولت کمانے کے لالچ میں اپنے ویزا فارم پر اپنے آپ کو جھوٹ مُوٹ غیر مسلم لکھوا دیتے ہیں اور خود کو دوزخ کا حق دار بنانے کا سامان کرتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** میں ایسے لوگوں کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (ایسا کرنا) کفر ہے۔ **بعض لوگ جو اِزالۂ قرض و تنگدستی** (یعنی قرض کی ادائیگی اور غُربت کو دور کرنے) یا دولت کی زیادتی (بڑھانے) کیلئے غیر مسلموں کے یہاں نوکری کی خاطر یا ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر خود کو غیر مسلم قوم کا "فرد" لکھتے یا لکھواتے ہیں ان پر حکمِ کفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام بہت ہی عظمت و شان والا مذہب ہے، جن پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہوتا ہے انہیں دنیا میں ایمان کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے والے خوش نصیب دونوں جہاں میں سعادت مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس نعمت کی حفاظت کرنا، اس کی قدر کو سمجھتے ہوئے اس پر استقامت سے قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے کیونکہ ایک مسلمان کیلئے دنیا سے رخصت ہوتے وَقت ایمان پر ثابت قدم رہنا بڑی اَہَمِّیَّت رکھتا ہے، اگر ایمان کی حالت پر خاتمہ ہوا تو قبر و آخرت کی تمام منزلیں آسان ہوں گی، ایمان پر مرنا ہی آخرت میں نجات کا

سبب(Cause)بنتا ہے، دنیا میں چاہے جتنے بھی نیک اعمال کرلئے جائیں مگر خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا تو کسی بھی نیک عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا،حدیثِ پاک میں ہے:**اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ** یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔(بخاری،کتاب القدر، ۴/۲۷۴ حدیث:۶۶۰۷)

ایمان کی اَہَمِیَّت اور اس کی حفاظت کے متعلق اللہ پاک پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَہ کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰ (پ ۲۴، حم السجدہ: ۳۰)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

تفسیر "صراطُ الْجِنَان" میں لکھا ہے: **بیشک** وہ لوگ جنہوں نے اللہ پاک کے ربّ ہونے اور اس کی وحدانیّت (یعنی ایک ہونے) کا اِقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ربّ صرف اللہ پاک ہے، پھر وہ اس اقرار اور اس کے تقاضوں پر ثابت قدم رہے، ان پر اللہ پاک کی طرف سے فرشتے اُترتے ہیں اور انہیں یہ بشارت (خوش خبری) دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم آخرت میں پیش آنے والے حالات سے نہ ڈرو اور اہل و عیال (گھر والوں) وغیرہ میں سے جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے اس کا نہ غم کرو اور اُس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے دنیا میں اللہ پاک کے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقدّس زبان سے وعدہ(Promise) کیا جاتا تھا۔(روح البیان، پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۸/۲۵۴-۲۵۵ ملتقطاً)(صراط الجنان، ۸/۶۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

دِینِ اسلام پر ثابت قدمی کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! دینِ اسلام پر ثابت قدمی نہایت ضروری ہے، اگر خاتمہ ایمان پر ہوا تو نجات ہی نجات ہے حتّٰی کہ اسلام پر قائم رہنے اور قرآنی احکام پر عمل کرنے والوں کو جنت کی خوش خبری بھی دی گئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایمان کی حالت میں دنیا سے جانے کا حکم بھی قرآنِ پاک میں موجود ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 102 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	ترجَمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔
(پ۴، اٰل عمران: ۱۰۲)	

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت کے آخری حصے میں فرمایا گیا ہے کہ **اسلام پر ہی تمہیں موت آئے۔** اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی طرف سے زندگی کے ہر لمحے میں اسلام پر ہی رہنے کی کوشش کرو تاکہ جب تمہیں موت آئے تو حالتِ اسلام پر ہی آئے۔ (صراطُ الجنان، ۲/۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے **ایمان کی حفاظت** کیلئے ہر وقت فکر کرنی چاہئے، نفس و شیطان کے دھوکوں اور وسوسوں سے خود کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یاد رہے! جس

طرح ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کیلئے قرآنِ پاک میں جنت کی خوش خبری بیان کی گئی ہے، اسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِیمان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایمان کی سلامتی کے تعلق سے احادیثِ کریمہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

حفظِ ایمان کی فکر

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تنہائی اختیار کرنا ضروری ہو گا، اس وَقْت صرف اس شخص کا دِین سلامت رہے گا جو حفاظتِ ایمان کی فکر میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتا پھرے، جس طرح پرندہ اور لُومڑی اپنے بچوں کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانہ میں وہ بکریاں چَرانے والا بھلائی پر ہو گا جو اپنے علم کے مطابق نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں سے الگ رہے گا۔

(المطالب العالیۃ، کتاب الفتن، باب جواز الترھیب...الخ، ۸/۵۹۷، حدیث:۴۳۶۶ ملخصاً)

بندہ اس پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ یعنی ہر بندہ اس حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔ (مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا...الخ، باب الامر بحسن الظن...الخ، ص۱۱۷۸، حدیث:۲۸۷۸) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کفر پر مرے تو کفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو، اور

اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کفر پر رہا ہو۔(مرآۃ المناجیح،۷/۱۵۳ بتغیر)علامہ عبد الرءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرت امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیث سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ بانسری بجانے والا قیامت کے دن اپنی بانسری کے ساتھ آئے گا، شرابی اپنے جام کے ساتھ جبکہ موذن اذان دیتا ہوا آئے گا۔(التیسیر،حرف الیاء، ۲/۵۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! ایمان کی حفاظت کرنے کے معاملے میں سُستی نہیں کرنی چاہئے اور اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ ہم تو پیدا ہی مسلمان ہوئے ہیں، ہمارے ماں باپ، دادا، دادی اور خاندان کے سبھی لوگ مسلمان تھے لہٰذا ہم بھی مسلمان ہیں اور مسلمان ہی مریں گے۔ ممکن ہے ساری زندگی ہم ایمان پر قائم رہیں، زندگی بھر خوب نیکیاں بھی کرتے رہیں مگر مرنے سے پہلے مَعَاذَ اللہ زبان سے کوئی کفر نکل جائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب نہ ہو۔ لہٰذا ہمیں ہر وَقْت اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے دُعائیں اور مرتے وقت ایمان کی حفاظت کیلئے فکر کرنی چاہیے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو زندگی میں سَلْبِ ایمان یعنی اِیمان چھن جانے کا خوف نہ ہو نزع یعنی مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے (یعنی چھن جانے) کا شدید خطرہ ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵ بتغیر قلیل) لیکن افسوس! آجکل ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے کی، فکر ہے تو ایک دوسرے پر دُنیوی برتری حاصل کرنے کی، فکر ہے تو عزّت و شہرت کمانے کی، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں۔ مَعَاذَ اللہ گناہوں کی نحوست کے سبب ہمارا ایمان برباد ہو گیا تو کیا

کریں گے ؟ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا پاک کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔(کیمائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۸۲۵/۲)

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان پر روح نکلنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اس وقت شیطان اپنے شاگردوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آ پہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کر لے کہ یہی دِین اللہ کریم کی بارگاہ میں مقبول ہے، اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس (شیطان) کے شاگرد دوسرے دوستوں کی شکل میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کر لے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کے حق میں (ایمان سے) پھر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کر لیتا ہے۔(مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ص ۵۱۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ سانس اٹک رہی ہوتی ہے، ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے، ایسے مشکل حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں، ماں باپ

بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکل میں آکر ایمان والوں کے ایمان سے نہایت خطرناک انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتا ہے، ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن موت کے وقت ایمان سلامت رہنے کے بارے میں بہت غمگین رہتے تھے، جیسا کہ

حضرت منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندے کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو مرنے والے کی حالت 5 طرح کی ہوتی ہے: (1) مال، وارث کے لئے، (2) روح، موت کے فرشتے کے لئے، (3) گوشت، کیڑوں کے لئے، (4) ہڈیاں، مٹی کے لئے اور (5) نیکیاں، قیامت کے دن اپنے حق کا مطالبہ کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: وارث مال لے جائے تو قابلِ برداشت ہے، اسی طرح موت کا فرشتہ روح لے جائے تو بھی درست ہے مگر اے کاش! موت کے وقت شیطان ایمان نہ لے جائے ورنہ اللہ پاک سے جدائی ہو جائے گی، ہم اس سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرتے ہیں کیونکہ اگر سب جُدائیاں ایک طرف جمع ہو جائیں اور ربِّ کریم کی جُدائی ایک طرف ہو تو یہ تمام جُدائیوں سے زیادہ بھاری ہے جسے کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۷۳ ملخصا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ نہ کرے ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اگر مرتے وقت اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم شاملِ حال نہ رہا، شیطان مردُود غالب آگیا اور مَعَاذَ اللہ ایمان برباد ہو گیا تو خدا پاک کی قسم! ذِلت و رسوائی مقدر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا اور جہنم کا عذاب اس قدر شدید ہو گا کہ ہمارے نازک بدن اس کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔

پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 105 تا 107 میں ارشادِ باری ہے:

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۵ تا ۱۰۷)

ترجمۂ کنزالعرفان: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال برباد ہوگئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم، کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی مذاق بنالیا۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں۔

بیان کردہ آیاتِ مقدّسہ کے تحت **"تفسیر صراطُ الجنان"** میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ مَدَنی پھولوں کی صورت میں سُنتے ہیں: ☆ وزن قائم نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ان کے ظاہری نیک اعمال کی کوئی قدر و قیمت ہوگی اور نہ ہی ان میں کوئی وزن ہوگا۔ ☆ جب میزانِ عمل میں ان کے ظاہری نیک اعمال اور کفر و گناہ کا وزن ہوگا تو تمام ظاہری نیک اعمال بے وزن ثابت ہوں گے۔ ☆ نیک اعمال کی قدر و قیمت اور ان میں وزن کا دارومدار ایمان اور اخلاص پر ہے۔ ☆ جب یہ لوگ ایمان اور اخلاص سے ہی خالی ہیں تو ان کے اعمال میں وزن کہاں سے ہوگا۔ ☆ بعض مسلمان بھی ایسے ہوں گے جو اپنے نیک اعمال میں وزن سے محروم ہوجائیں گے۔ ☆ تمام کفروں سے بڑھ کر کفر نبی کی توہین اور ان کا مذاق اُڑانا ہے جس کی سزا دنیا و آخرت دونوں میں ملتی ہے۔ ☆ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنے کی شدید ضرورت ہے جو میڈیا پر اور اپنی نجی محفلوں میں اَہلِ حق عُلَمائے کرام کا مذاق اُڑانے میں لگے رہتے ہیں۔ ☆ جنتیوں کے لئے اللہ کریم نے جو نعمتیں تیار کی ہیں وہ انسان کے تَصَوُّر سے بھی زیادہ ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان،۶/۳۷ تا ۴۰ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دِین اور اِیمان کی فکر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً خُوش نصیب ہے وہ مسلمان جو زندگی بھر اللہ پاک کی رِضا والے کاموں میں مشغول رہے اور مرتے وقت اپنا ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔ لہٰذا ہر ایک کو اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ہوشیار رہنا چاہیے بالخصوص جو مسلمان نماز روزوں کی پابندی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات کرتے ہیں، نفلی عبادت اور دیگر نیک کاموں میں مشغول رہتے ہیں بسا اوقات شیطان ایسوں کو ایمان کی سلامتی سے غافل کرنے کیلئے اس طرح بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کر لئے ہیں، اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بخشوانے اور تجھے جنت کی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں، اگر کبھی ایسا خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے، اپنی عبادت پر کبھی بھروسا (Rely) مت کیجئے اور اس وسوسے کو ختم کرنے کے لئے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی گریہ و زاری، خوفِ خدا اور ایمان کی حفاظت کے واقعات کو یاد کیجئے کہ وہ حضرات دن رات عبادات کرنے کے باوجود بھی ایمان کی سلامتی کیلئے فکر کیا کرتے تھے، چنانچہ

جب حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی موت کا وقت قریب آیا تو رو دیئے اور شدید گھبراہٹ کا اظہار ہونے لگا۔ لوگوں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا، میں دنیا چُھوٹنے پر نہیں روتا کیونکہ موت مجھے محبوب ہے، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں اللہ پاک کی رِضا پر دنیا سے جا رہا ہوں یا ناراضی میں

؟(اسد الغابۃ، حذیفۃ بن الیمان، ۱/۵۷۴)

ایمان کی حفاظت اور تنہائی

منقول ہے! ایک شخص سب سے الگ رہتا تھا۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اِس کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چِھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔ (قُوتُ القُلوب، ۱/۳۸۸)

ساری رات روتے رہتے

حضرتِ یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے ایک تنکا اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: گناہ تو اللّٰہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔ (منہاج العابدین، العقبۃ الخامسۃ، اصول سلوک طریق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص ۱۵۵)

میرا خاتمہ ایمان پر کر دے

حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے انتقال کے وقت جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے صاحبزادے نے طبیعت پوچھی تو فرمایا: ابھی جواب کا وقت نہیں ہے، بس دعا کرو کہ اللّٰہ پاک میرا خاتمہ ایمان پر کر دے کیونکہ شیطان مردود اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تیرا دنیا سے ایمان سلامت لے جانا، میرے لئے رنج و غم کا باعث ہے۔ اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں، جب

تک ایک بھی سانس باقی ہے میں خطرے میں ہوں، میں (تجھ سے) امن میں نہیں ہو سکتا۔

(تذکرۃالاولیاء،ذکرامام احمد حنبل،الجزءالاول،ص ۱۹۹)

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کس قدر خوفِ خدا کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت و سُنّت کے مطابق گزرتی تھی، ان کا ہر لمحہ یادِالٰہی میں گزرتا تھا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول اور نفس و شیطان کی چالوں سے اچھی طرح آگاہ تھے مگر اس کے باوجود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت ڈرتے، ایمان چھن جانے کے خوف سے تھر تھر کانپتے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی رہتے۔ لہٰذا ہمیں بھی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اور اپنے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر اُجاگر کرنا چاہیے اور نیک اعمال پر کمربستہ ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں بُرے خاتمے سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان ضائع کرنے والے اعمال

اے عاشقانِ رسول! ایمان کی حفاظت کرنا اللہ پاک کے فضل و کرم کے ساتھ ساتھ بندے کے اختیار میں بھی ہوتا ہے، لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرے، گناہوں سے بچتے ہوئے خود کو نیکیوں میں مشغول رکھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا سے جاتے وقت ہمارا ایمان سلامت رہے تو اس کے لئے ہمیں ان تمام کاموں سے بچنا ہوگا، جو ایمان ضائع

کرنے کا سبب بنتے ہیں، جن کی وجہ سے بندہ اس عظیم دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ آیئے! ایمان ضائع (Destroy) کرنے والے چند کاموں کے بارے میں سنتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ نیّت بھی کرتے ہیں کہ ایسے بُرے اعمال سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں گے کہ جن کی وجہ سے ایمان برباد ہو سکتا ہے، اللہ پاک ہمارا **ایمان سلامت** رکھے۔ آیئے! ایمان برباد کرنے والے چند کاموں کے بارے میں سنتے ہیں:

(1) بُری صحبت اختیار کرنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُری صُحبت اختیار کرنا اور بد مذہبوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ایمان کیلئے باعثِ نقصان ہو سکتا ہے۔ جس طرح شرابیوں، جواریوں اور گناہوں میں ملوث رہنے والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا باعثِ ہلاکت ہے، اسی طرح بد مذہبوں سے میل جول رکھنا، ان کی تقاریر سُننا، کتابیں پڑھنا، ان کے آڈیو(Audio)، ویڈیو(Video) بیانات سننا، یا سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے دوسروں کو شئیر (Share) کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا یا رشتے داری قائم کرلینا بھی ایمان کیلئے زہرِ قاتل اور دنیا و آخرت کی شدید تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ لہٰذا ایمان کی حفاظت کیلئے اچھی صحبت اختیار کرنا، خوفِ خدا رکھنے والے لوگوں میں اُٹھنا، بیٹھنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس! بعض نادان مسلمان بُرے دوستوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، گھنٹوں ان کے ساتھ گپ شپ لگانے، مذاق کرنے اور غیر سنجیدہ حرکتوں کے عادی بنتے جارہے ہیں۔ بُری صحبت کی نُحُوست ان پر ایسی چھاچکی ہے کہ ان کا ہر لمحہ یادِ الٰہی سے غفلت میں گزر رہا ہے، نمازوں میں سُستی ہو جاتی ہے لیکن اس کا انہیں کوئی احساس تک نہیں ہوتا، ان فضول بیٹھکوں میں ان کے کئی کئی گھنٹے ضائع ہو جاتے ہیں، مگر انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی، ان دوستوں کے ساتھ فضول اور بے حیائی سے بھرپور گفتگو کرتے کرتے بسا اوقات کفریات تک

بک دیئے جاتے ہیں اور ایمان برباد ہو جاتا ہے لیکن انہیں اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا نُقصان ہی نُقصان ہے کیونکہ بُری صحبت بسا اوقات انسان کے ایمان کو بھی برباد کر ڈالتی ہے۔ عموماً لوگ جان لینے والے، خوف پھیلانے والے زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور چیزوں سے تو ڈرتے ہیں کہ یہ چیزیں ان کو نقصان پہنچائیں گی لیکن ایسی صحبت (Company) سے نہیں بچتے کہ جو ایمان کو برباد کر دیتی ہے۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حتَّی الْامکان (یعنی جتنا ممکن ہوسکے) بُری صحبت سے بچو کہ یہ دِین و دنیا برباد کر دیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دِین و دُنیا سنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، بُرے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۱)

بُری صحبت کس طرح ایمان کو ضائع کر دیتی ہے اس بارے میں ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور بُری صحبت سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بُری صحبت بربادیِ ایمان کا سبب ہے

حضرت علامہ محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک شخص شرابیوں کی صُحبت میں بیٹھتا تھا، جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کَلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا: تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔ مَعَاذَ الله بِغیر کَلِمہ پڑھے مر گیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہوگا!) ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کَلِمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا: شاھک (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔ (کتابُ الکبائر، ص ۱۰۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اپنا ذہن بنالیجئے کہ میں اچھے دوستوں کے ساتھ رہوں گا، میں اُن کے ساتھ رہوں گا جن کے عقیدے اچھے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو خوفِ خدا رکھنے والے ہیں، میں اُن کے ساتھ رہوں گا جو عاشقِ رسول ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کرنے والے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائیوں سے روکنے والے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جنہیں حفاظتِ ایمان کی فکر رہتی ہے۔ یہ تمام خصوصیات اپنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہ دِین ودنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بِغیر علم کے دِینی بحث کرنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایمان ضائع ہونے کا ایک سبب بغیر علم کے دِینی معاملات میں بحث کرنا بھی ہے، حالانکہ دینی معاملات میں جوبات یقینی طور پر معلوم ہو وُہی بیان کرنی چاہیے، اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانا اِیمانیات کے مُعاملے میں انتہائی خطرناک ہوتا ہے کہ ٹھوکر لگنے پر آدمی بسا اوقات کُفریات کی گہری کھائی میں جا پڑتا ہے اور اُسے اِس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ اس کا ایمان برباد ہو چکا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہیں دِینی معلومات بہت کم ہوتی ہیں مگر ایسی فضول (Useless) بحثیں کرتے ہیں کہ جیسے ان کے پاس علم کا بہت بڑا خزانہ موجود ہو، ایسے جاہل لوگ اپنی زبان سے کفریات تک بک جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 24 صَفْحہ نمبر 159

تا160 پر ایسوں کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: کوئی آدمی بدکاری اور چوری کرے تو باوُجود گناہ ہونے کے اس کے لئے یہ عمل اتنا مُہلِک (ہلاک کرنے والا) اور تباہ کُن نہیں (ہوتا) جتنا بِلا تحقیق علمِ الٰہی کے بارے میں کلام کرنا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) ہے کیونکہ بِلا تحقیق اور بِغیر پُختگیٔ علم کے کہیں وہ کُفر کا مُرتکِب (یعنی کفر کرنے والا) ہو جائے گا اور اسے علم بھی نہیں ہو گا! اِس کی مِثال ایسے ہی ہے، جیسے تیرنا جانے بِغیر دریا کی موجوں اور لہروں پر سُوار ہونے کے، اور شیطان کی فریب کاریاں جو عقائد اور مذاہب سے تعلُّق رکھتی ہیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اور اللہ (پاک) سب کچھ خوب جانتا ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ۲/۲۷۰)

(3) زبان کی حفاظت نہ کرنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت نہ کرنا بھی بعض اوقات ایمان کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ آجکل لوگوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا، اللہ پاک کی خوشی اور ناخوشی کا احساس کم ہوتا جارہا ہے، آج کل نوجوان کُفریہ اَشعار پر مشتمل گانے (Songs) سن کر اپنی زبان سے گنگناتے پھرتے ہیں، اسی زبان سے جنت، دوزخ، فرشتوں اور اللہ پاک کی شان میں توہین والے چُٹکلے سنائے جاتے ہیں، اسی زبان سے اپنی غریبی کا رونا روتے روتے بعض کُفریات بک جاتے ہیں، اسی زبان سے کسی جوان یا گھر کا خرچہ چلانے والے کی موت پر اللہ پاک کی ذات کے تعلق سے شکوہ وشکایات بھرے کفریات بک دیئے جاتے ہیں۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھتے ہوئے اسے فضول بیہودہ اور کفریہ باتوں سے بچایئے ورنہ یاد رکھئے! بسا اوقات زبان سے لاعلمی میں ایسا جُملہ نکل جاتا ہے جو ہمارے ایمان کی بربادی اور دوزخ کی حقداری کا سبب بن جاتا۔ آیئے! اس

بارے میں دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے:

1. ارشاد فرمایا: آدمی اپنے ساتھیوں کو ہنسانے کے لئے ایک کلمہ کہتا ہے لیکن اس کے سبب وہ ثُریّا (ستارے کے فاصلے) سے بھی دُور (دوزخ میں) جاگرتا ہے۔(مسندامام احمد،مسند ابی ھریرۃ،۳/۳۶۶،حدیث: ۹۲۳۱)

2. ارشاد فرمایا: ایک شخص اللہ پاک کو ناراض کرنے والا کلمہ کہتا ہے اور اسے یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہ اسے اللہ پاک کی ناراضی تک پہنچا دے گا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔(ترمذی،کتاب الزھد،باب فی قلۃ الکلام،۴/۱۴۳،حدیث:۲۳۲۶)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ O اے اللہ پاک مجھے (دوزخ کی) آگ سے نجات عطا فرما!

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے!

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) گناہوں سے نہ بچنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایمان برباد ہونے کا ایک سبب دن رات گناہوں میں مشغول رہنا بھی ہے کہ جو بندہ دن رات گناہوں میں مشغول رہتا ہے اس کی نحوست سے بندہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس بارے میں فرماتے ہیں: جس طرح اللہ پاک کی آیتوں کا انکار کرنا اور ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے اور کفر کی سزا دوزخ کا ہمیشہ دردناک عذاب ہے، اسی طرح کسی مسلمان کا گناہوں کو مسلسل کرنا بھی ایسا عمل ہے جس سے اس کی موت کفر کی حالت میں ہو سکتی

ہے۔ حضرت ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص اکثر ہمارے پاس بیٹھا کرتا اور اپنا آدھا چہرہ ڈھانپ کر رکھتا تھا، ایک دن میں نے اس سے کہا: تم ہمارے پاس کثرت سے بیٹھتے ہو اور اپنا آدھا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے ہو، مجھے اس کی وجہ بتاؤ۔ اس نے کہا: میں کفن چور تھا، ایک دن ایک عورت کو دفن کیا گیا تو میں اس کی قبر پر آیا، جب میں نے اس کی قبر کھود کر اس کے کفن کو کھینچا تو اس نے ہاتھ اٹھا کر میرے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ پھر اس شخص نے اپنا چہرہ دکھایا تو اس پر 5 اُنگلیوں کے نشان تھے۔ میں نے اس سے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ اس نے کہا: پھر میں نے اس کا کفن چھوڑ دیا اور قبر بند کر کے اس پر مٹی ڈال دی اور میں نے دل میں پکا ارادہ کر لیا کہ جب تک زندہ رہوں گا کسی کی قبر نہیں کھودوں گا۔

حضرت ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ واقعہ حضرت امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے مجھے لکھا: اس سے پوچھو: جن مسلمانوں کا انتقال ہوا کیا ان کا چہرہ قبلے کی طرف تھا؟ میں نے اس کے بارے میں اُس کفن چور سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: ان میں سے زیادہ تر لوگوں کا چہرہ (Face) قبلے سے پھرا ہوا تھا۔ میں نے اس کا جواب حضرت امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے مجھے تحریر بھیجی، جس پر 3 مرتبہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں یہ تحریر تھا: جس کا چہرہ قبلے سے پھرا ہوا تھا اس کی موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی، تم اللہ پاک سے اس کی معافی، مغفرت اور اس کی رضا طلب کرو۔

(صراط الجنان، ۳/۱۳۷)(روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۰، ۳/۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اسباب وہ ہیں جو بُرے خاتمے کا باعث بن

سکتے ہیں اس کے علاوہ ایمان چِھن جانے کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں، مثلاً نماز میں سُستی، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور، ص۲۷) لہٰذا ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے ان تمام اسباب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ جو خوش نصیب مسلمان بحالتِ ایمان سلامت لے کر اس دنیا سے رُخصت ہوتے ہیں اللہ پاک اپنی رحمت سے انہیں داخلِ جنت فرمائے گا اِنْ شَآءَ اللہ۔ ایمان پر خاتمے کیلئے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مختلف اوراد و وظائف بھی عطا فرمائے ہیں، جو شخص ان پر عمل کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ موت کے وقت اس کا ایمان سَلامَت رہے گا۔ آیئے! اِیمان پر خَاتمے کے پانچ (5) اوراد و وَظائف سُنتے ہیں، چنانچہ

خاتمہ بالخیر کے 5 اَوراد

ایک شخص اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اِیمان پر خاتِمہ بِالخیر کیلئے دُعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کیلئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: (1) روزانہ 41 بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو) اوّل و آخِر دُرُود شریف پڑھ لیا کریں۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص۲۱) (2) سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُورۂ کافِرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے۔ ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام (بات) کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافِرون تلاوت کر لیجئے کہ خاتِمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللہ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص۳۴) (3) تین بار صُبح اور 3 بار شام اس دُعا کا وِرد رکھیے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْـًٔا نَّعْلَمُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُه ''(یعنی اے اللہ پاک ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو

شریک کریں اور ہم اُس سے توبہ کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے)(الوظیفۃ الکریمہ، ص۱۷)(4) تفسیرِ صاوی میں لکھا ہے: جو کوئی حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلَام کا نام کنیت و وَلدیت ولقب کے ساتھ یاد رکھے گا، اِنْ شَآءَاللہ اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔ آپ کا نام کنیت و وَلدیت ولقب کے ساتھ اِس طرح ہے: اَبُو الْعَبَّاس بَلْیَا بِنْ مَلْکَان اَلْخِضْر۔

(تَفْسِیْرِ صاوی، ۲/۱۲۰۷-۱۲۰۸)

(5) بِسْمِ اللہِ عَلٰی دِیْنِیْ، بِسْمِ اللہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ۔(تَرْجَمَہ: اللہ پاک کے نام کی بَرَکت سے میرے دِین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو) صبح و شام 3،3 بار پڑھیے، دِین، اِیمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔(الوظیفۃ الکریمہ، ص۱۷)

اے ربِّ کریم ! اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری زلفوں کا صدقہ مجھے دنیا میں ہر مصیبت سے بچائے رکھنا اور آخرت میں ہر غم سے محفوظ فرمانا۔ تیری بارگاہ میں ایک اور دعا یہ بھی ہے کہ جب مجھے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَقدس کی حاضری نصیب ہو تو اس وقت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چوکھٹ پر درود و سلام پڑھنے میں مشغول رہوں اور اسی حالت میں میری روح قبض ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کے فضائل اور اس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ باری بہت زیادہ ہیں، اللہ پاک اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارشیں برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں دوزخ سے رہائی بھی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرت عبدُاللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں، حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) ہرا جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ پاک پر لہرا دیتے ہیں، حضرت جبرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے سو (100) بازو ہیں، جن میں سے دو (2) بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرت جبرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام (عبادت)، نماز یا اللہ پاک کے ذکر میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو اور ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچہ صُبح تک یہی سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرت جبرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) فرشتوں کو واپسی کا حکم دیتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرِیل! اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرت جبرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار (4) قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ چار (4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب کا عادی، (2) والدین کا نافرمان، (3) رشتے داروں سے (بلاوجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) اپنے مسلمان بھائی سے بُغض دشمنی رکھنے والا۔ (شعبُ الایمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ شراب پینے والے، والدین کی نافرمانی

کرنے والے، رشتے داروں سے تعلقات توڑنے والے اور آپس میں بلاوجہ دشمنیاں رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے! بیان کردہ بُرائیوں میں سے کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر تو موجود نہیں؟ کیا ہم اپنے والدین کا دل تو نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو یا ماموں وغیرہ سے بلاوجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے دشمنی تو نہیں چُھپی ہوئی؟ **معاذَ الله** اگر کوئی ان گناہوں میں گرفتار ہے تو اسے چاہئے کہ وہ ان گناہوں سے سچی پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق ضائع کیے ہیں ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے، ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔

یاد رکھئے! **"شراب پینا"** دِین و ایمان، جان و مال اور صحت و معاشرے کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بدنگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُبْتَلا ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کر لیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِO اے اللہ پاک مجھے (دوزخ کی) آگ سے نجات عطا فرما!

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُO اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے!

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَO اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد**

چاند رات کے مَدَنی قافلوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کا مہینا اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ الله عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ

لِلّٰہ ہر سال اعتکاف کی سعادت پانے والے خوش قسمت اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول کثیر تعداد میں **”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر چاند رات کو مَدَنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا آپ بھی ہمّت کیجئے اور چاند رات کو سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے لئے ابھی سے نِیَّت کر لیجئے، اپنے ذمّہ داران سے رابطہ کیجئے اور مَدَنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوا دیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروا دیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مَدَنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ　　فیضانِ مَدَنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

فیضانِ مَدَنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد